

قیمت سالانہ ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۲ نومبر ۱۹۱۸ء | نمبر ۴۷

گلدستۂ اخبار

مسز اینی بیسنٹ سے درخواست کیگئی ہے کہ وہ برٹش پارلیمینٹ کی ممبری کی درخواست کرے اور خود وہاں جاوے۔

مستورات کو پارلیمنٹ میں بیٹھنے کے حقوق مل گئے ہیں۔

قیصر جرمن اس وقت ہالنڈ میں مسکن گزیں ہے۔

ہاؤس آف کامنز کے متعدد ممبران نے تحریک کی ہے کہ قیصر جرمن اتحادیوں کے حوالہ کر دیا جائے۔

جرمن کا ایڈمیرل فان ٹرپٹز سوٹزرلینڈ کو بھاگ گیا۔

شہنشاہ کارل ملک ہنگری کے تخت سے اتار دیا گیا ہے۔

فرانسیسی اخبارات مطالبہ کرتے ہیں کہ قیصر پر آزاد قوم کی عدالت میں لاکھوں جانوں کے قتل اور شہروں کے تاراج کرنیکا مقدمہ چلایا جائے۔

ٹرکی کے انور پاشا۔ طلعت پاشا۔ جمال پاشا اور ناظم پاشا فرار ہو گئے ہیں۔ جن پر سرکاری روپیہ غبن کرنے اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہے۔

شہنشاہ آسٹریا نے بھی تخت چھوڑ دیا ہے۔

گرینڈ ڈیوک آف اولڈنبرگ بھی تخت سے اتار دیا گیا ہے۔

اتحادی بیڑہ ۱۳ نومبر کو دردانیال سے گزر گیا اور برطانوی اور ہندوستانی سپاہ قلعوں پر قبضہ کرتی گئی اور بیڑہ قسطنطنیہ پہنچ گیا ہے۔

شاہ سکسنی بھی تخت سے اتار دیا گیا ہے۔

ایسوسئیٹڈ پریس کلکتہ کا تار مظہر ہے کہ آنریبل سر ایس پی سنہا جو امپیریل کانفرنس اور امپیریل کیبنیٹ میں شرف شرکت حاصل کر چکے ہیں۔ وہ اب ہندوستان کے قائمقام ہو کر کانفرنس صلح میں شریک ہونگے۔

سرا کمیٹڈ کو معلوم ہوا ہے کہ بیلجیم کے بادشاہ اور ملکہ نے بروسلز میں داخل ہونا ملتوی کر دیا ہے۔ کیونکہ وہاں جرمن سپاہی بلوہ کر رہے ہیں۔

جرمن مفتوحہ ممالک سے نکلتے اور سب کچھ اتحادیوں کے حوالہ کرتے جا رہے ہیں۔

ہنگری کے حکام جرمن فوجوں کو بے ہتھیار کر رہے ہیں اور وہ اپنے ملک کو واپس جا رہے ہیں۔

ترکی گورنمنٹ نے موصل کی فوجوں کے کمانڈر کو حکم دیا ہے کہ تمام حصاری فوجوں کو بے ہتھیار کر کے موصل اتحادی فوجوں کے حوالہ کر دے۔

امید کیجاتی ہے کہ میسوپوٹامیہ میں سے دشمن کی باقیماندہ فوجیں بھی بلا کسی قسم کی مزاحمت کے مطیع ہو جائینگی۔

مشرقی افریقہ کا مراسلہ مظہر ہے کہ باقی جرمن فوجیں ۱۴ نومبر کو دریائے چمبیزی پر اتحادیوں کے مطیع ہو جائینگی۔ انڈین میڈیکل سروس کے افسران کی تنخواہوں میں تبدیلی کیگئی ہے۔

تارہائے برقیات

لنڈن ۱۴ نومبر ہاؤس آف کامنز میں سر جے۔ ڈی ریس کو جواب دیتے ہوئے مسٹر مانٹیگو نے کہا کہ ہندوستان کے ڈیپارٹمنٹل افسروں کی ترقی شدہ پنشنوں کی بابت گورنمنٹ آف انڈیا کی ترمیم شدہ تجاویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ جس نے یہ بھی کہا کہ سمرایسن چیف روارکر اور مسٹر جسٹس بیچ کرافٹ کی رپورٹ گورنمنٹ آف انڈیا کے حوالہ کر دی گئی ہے۔ اور نظر بندی کے بارے میں گورنمنٹ آف بنگال کے عمل کی تصدیق کر دی گئی ہے۔

کرنل یاٹ نے تحریک کیا کہ میسوپوٹامیہ میں جو جھٹی (دلوپا) ڈوگرین نے بہادرانہ کارہائے نمایاں کئے ہیں اُن کے صلہ میں خاص تمغے عطا کئے جائیں مسٹر مانٹیگو نے جواب دیا کہ میں اس ڈوگرین کے حیرت افزا کام کی اس قدردانی میں حصہ لیتا ہوں۔ مگر خاص تمغہ کے دیئے جانے میں برٹش آرمی کا موجودہ طرز عمل اس کے مانع ہے۔ اس قسم کے تجدد کے لئے ابھی بالکل موقعہ نہیں ہے۔ اور کہ وہ (یعنی مسٹر مانٹیگو) اس کی ابتدا کرنے کے لئے موزوں شخص نہیں ہے۔

جرمنی کا ضروری مطالبہ

لنڈن ۱۰ نومبر جرمن گورنمنٹ نے اتحادیوں اور امریکہ کو بذریعہ بے تار کی خبر رسانی کے ایک پیغام بھیجا ہے۔ اور اعتراض کیا ہے۔ کہ التوائے جنگ کی شرائط سے دریائے رائین کے بائیں کنارہ کی مالی حالت اور دہنے کنارہ کی جرمن حدود کے ساتھ اس کے تعلقات بہت ہی خطرہ میں ہیں۔ اور کہا کہ اگر شرائط میں تبدیلی نہ کی گئی تو رہنا ناممکن ہو جائیگا۔ اور بولشویک تحریک لازم آئے گی۔ ایسی حالت کو رفع کرنے کے لئے جرمن گورنمنٹ نے جو سولہ امور پیش کئے ہیں۔ ان کے یہاں درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایڈیٹر

سپا میں جو جرمن نمائندگان ہیں اُن کو ہدایت دی گئی ہے کہ ان ضروری معاملات پر اتحادی نمائندگان سے بحث کریں۔ مگر وہ ناکام رہے۔ کیونکہ اتحادی نمائندگان کو پورا اختیار حاصل نہیں۔

لنڈن ۱۸ نومبر بے تار کی خبر رسانی کا ایک امریکن مراسلہ میں جرمن گورنمنٹ ان تازہ اپیلوں کا جواب دیتے ہوئے کہ التوائے جنگ کی شرائط میں تخفیف کی جائے۔ جرمن گورنمنٹ سے درخواست کیگئی ہے کہ وہ آئندہ تمام ایسے خط و کتابت معمولی سفارتی ذریعہ سے تمام متفقہ گورنمنٹوں کے ساتھ کرے اور صرف امریکہ ہی سے نہ کرے۔

جرمن میں جنگی سپاہ کے مطالبے

لنڈن ۱۸ نومبر ایمسٹرڈم۔ باشندوں کے حقوق کی حفاظت۔ امن اور مالی حالت کو قائم رکھنے کے لئے گورنمنٹ کی حمایت کرنے کے واسطے برلن میں کونسلیں بن رہی ہیں۔ اور مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ انتخابی حلقوں کی ایک مجلس (کانسٹی چیونٹ اسمبلی) فوراً فراہم کی جائے۔ برلن کی الکزنڈر بارکوں میں فوجی سپاہیوں کی ایک میٹنگ فراہم ہوئی جس میں یکصد رجمنٹوں اور فرسٹ آرمی کور کے نمائندے شامل تھے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایک نیشنل اسمبلی (قومی مجلس) فوراً فراہم کی جائے۔

لنڈن ۱۸ نومبر ہیمبرگ۔ لائپزگ اور شمنٹز کے صوبہ تیوں نے پرانے فوجی قوانین اور ترتیب کو قائم رکھنے کے خلاف اعتراض کئے ہیں۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ فوج اور رجمنٹوں ( ) رسد رسانی اور قانونی سزاؤں کے متعلق سپاہیوں کا پورا اختیار ہونا چاہئے۔

جرمن گورنمنٹ کی ترکیب

لنڈن ۱۸ نومبر۔ جرمن گورنمنٹ کی ترکیب کا مسئلہ ابھی تک بے معنی ہے۔ نئی سوشیالسٹوں کی گورنمنٹ اپنے آپ کو کونسل آف نیشنل پلینی پوٹینشیاریز (یعنی قومی حکام اختیار کلیہ کی کونسل) کے نام سے موسوم کرتی ہے اور ریاست (یا سلطنت) کے سرداروں اور ماتحت سرداروں کے تقررات کا اعلان کرتی ہے ان میں سے اکثر وہ ہیں جو شہزادہ میکس کے ماتحت وزیر تھے۔ جن میں سے ایک فارن آفس کا ڈاکٹر سولف ہے۔ یہ امر واضح نہیں ہے کہ حکام اختیار کلیہ کے ساتھ ان سرداروں کے کیا تعلقات ہونگے۔

کیا فراموش کر دیا؟

پریہ بھارتی جی! کہاں تو جناب نے وعدہ کیا تھا کہ آپ موسم سرما میں نورافشاں کو تشریف لا کر ہم کو مسرور کرینگے اور کہاں یہ سرد مہری کہ نہ تو اپنی کوئی خبر بھیجی۔ اور نہ ہی اپنے مضامین پر نمکین سے اس قدر دیر تک نورافشاں کو زیب کیا۔ امید ہے کہ جلد آنجناب سے نہ صرف صفحۂ قرطاس پر کچھ نہ کچھ نمودار ہوگا۔ بلکہ اپنے موسم گرما کے وعدہ وفائی سے بھی سرفراز کرینگے۔ ایڈیٹر۔

التوائے جنگ اور مستقل حکومت کی یادگار میں ۲۷ نومبر کو لاہور میں خاص طور پر خوشی منائی جاوے گی۔

اپیل کی جاتی ہے کہ تمام پنجاب کے اضلاع بھی اس تقریب پر جلسوں کا انتظام کرینگے۔

اس التوائے جنگ سے دشمن کی جارحانہ طاقت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور جنگ کا خطرہ جاتا رہا۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ابراہیم کی سوانحعمری تالمود کے بیان کے مطابق

(۴)

یہ کہکر ابراہیم نے بڑے بت کے ہاتھ سے وہ لٹھ کا اٹھا لیا اور اپنے والد ہی کے سامنے اُس بت کو چکنا چور کر دیا۔ جب تارح نے اپنے بیٹے کی یہ حرکت دیکھی تو شاہ نمرود کے پاس بعجلت تمام جا پہنچا اور ان الفاظ میں ابراہیم پر یہ فتوے جاری کیا۔ پچاس برس ہوئے کہ میرے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تھا اب اُس نے فلاں فلاں بیجا حرکت کی ہے۔ میں جنابکی منت کرتا ہوں کہ حضور اُس کو اپنے روبرو بلاکر اس بات کا فیصلہ کیجئے۔ جب ابراہیم بادشاہ کے حضور حاضر کیا گیا تو نمرود نے اُس سے کہا۔ یہ کیا سلوک ہے جو تو نے اپنے والد کے بتوں کے ساتھ کیا؟ ابراہیم نے بادشاہ کو بھی انہیں الفاظ میں جواب دیا۔ جن میں کہ اُس نے باپ کو جواب دیا تھا۔ اور جب نمرود نے اُس کا یہ جواب دیا کہ بڑے بت میں ایسا کرنیکی طاقت اور قدرت نہیں ہے تو ابراہیم نے جواباً کہا کہ تو پھر تو کیوں اُس کی عبادت کرتا ہے؟ اور اپنی باطل راہوں پر اپنی رعایا کو تو چلنے دیتا ہے؟ بلکہ تو دنیا کے خداوند بزرگ عظیم کی پرستش کر جس میں سب کچھ کرنے کی قدرت ہے جس میں مار ڈالنے اور زندہ رکھنے کی قدرت ہے۔ تجھ بدول انسان پر افسوس ہے۔ اپنی بُری راہوں سے باز آ اور اُس کی خدمت کر جس کے ہاتھوں میں تیری اور تیری ساری رعایا کی زندگی ہے۔ تو اور سب جو تیری پیروی کرتے ہیں ذلت میں مرجائیں۔

تب بادشاہ نے اپنے افسروں کو حکم دیا کہ ابراہیم کو گرفتار کریں اور اُسے قید خانہ میں ڈال دیں۔ چنانچہ ابراہیم دس دن تک قید رہا۔ اس اثنا میں نمرود نے ایک کونسل منعقد کی اور اپنے امیروں اور افسروں سے یوں ہمکلام ہوا۔ تم لوگوں نے تارح کے بیٹے ابراہیم کے کاموں کی بابت تو سُن ہی لیا ہے۔ اُس نے میری بے عزتی کی ہے اور میری قدرت کا کوئی خوف ظاہر نہیں کیا۔ دیکھئے قید ہے۔ پس اب تم سب بتاؤ کہ اس شخص کو کیا سزا دینا چاہیے جس نے میرے حضور میں اس دلیری سے کام لیا ہے۔ تب بادشاہ کے مشیروں نے جواب دیا کہ جو شخص بادشاہی کی تحقیر کرے اُس کو پھانسی کی سزا دینا چاہیے۔ مگر اس شخص نے تو اس سے زیادہ بھاری جرم کیا ہے اُس نے تو بڑا بھاری بیہودہ کام کیا ہے کہ ہمارے دیوتاؤں کی بے عزتی اور بے حرمتی کی ہے۔ لہٰذا اُس کو آگ میں جلا کر مار ڈالنا چاہیے۔ اگر بادشاہ سلامت منظور فرمائیں تو حکم دیں کہ ایک بھٹی رات دن دھونکائی جائے اور پھر ابراہیم کو اُس میں ڈالدیا جائے۔ یہ تجویز بادشاہ کو پسند آئی۔ اور اس نے اُس تجویز پر فوراً عمل کئے جانے کا حکم دیدیا۔ پس جب بھٹی خوب دھدکادی گئی تو تمام افسر اور چھوٹے بڑے تمام لوگ بادشاہ کے اس حکم کی تعمیل کئے جانے کو دیکھنے کے لئے فراہم ہوئے۔ عورتیں اپنے بچوں کو ہمراہ لئے ہوئے چھتوں پر چڑھ گئیں۔ اور لوگ جوق جوق جمع ہوگئے۔ مگر سب کے سب بھٹی سے دور ہی کھڑے رہے۔ کیونکہ اُسکی آگ کی تیزی شدت کی تھی۔ اور کوئی بھی اُس بھٹی کے شعلوں کی طرف دیکھنے کی جرات نہ کر سکتا تھا۔ اب ایسا ہوا کہ جب ابراہیم قیدخانہ سے باہر لایا گیا اور مجوسیوں اور نجومیوں کی نظر اُس پر پڑی تو وہ چلا کر نمرود سے گویا ہوئے کہ اے بادشاہ ہم اس شخص کو بخوبی جانتے ہیں۔ یہ وہی لڑکا ہے پچاس سال ہوئے کہ جس کی ولادت پر ایک بڑے ستارہ نے دیگر چار ستاروں کو کھالیا تھا۔ اس کے باپ نے تیرے ساتھ تمسخر کیا تھا اور دھوکے سے اس کی عوض دوسرا بچہ بھیجدیا تھا۔ تاکہ تیری مرضی کے مطابق وہ قتل کیا جائے۔ جب بادشاہ نے یہ کلمات سنے تو غضب سے بھر گیا اور حکم کیا کہ تارح کو اُس کے حضور میں حاضر کیا جائے۔ اور اُس نے تارح سے کہا۔ جو کچھ ان مجوسیوں نے کہا ہے وہ تو نے سُن لیا۔ تا کیا وہ سچ کہتے ہیں؟ تارح نے بادشاہ کے غصہ کی آگ بھڑکی ہوئی دیکھکر تمام احوال من وعن بیان کردیا اور کہا کہ جو کچھ ان لوگوں نے کہا ہے وہ سب سچ ہے۔ مجھے اپنے بچے پر ترس آگیا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے ایک غلام کے بچے کو تیرے حضور بھیجدیا تھا۔ نمرود نے پوچھا تجھے یہ مشورہ دیا کس نے تھا؟ سچ سچ بتادے اور تیری جان بخشی ہوگی۔ بادشاہ کے اس لہجہ اور طرز کو دیکھکر تارح نہایت خوف زدہ ہوگیا۔ اور فوراً جواب دیا۔ مگر نہ جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اور ساری باتیں بے بنیاد تھیں۔ تارح نے یہ جواب دیا کہ میرے دوسرے بیٹے ہاران نے یہ مشورہ دیا تھا۔

مزامیر بائبل کا دل یا قلب ہیں

کہا جاتا ہے کہ زبور کی کتاب بائبل کا قلب ہے جس طرح سے انسان کا دل اُس کے تمام جوشوں اور جذبات۔ راحت و رنج۔ پست حوصلگی اور مردانگی امنگوں اور امیدوں کا ایک سوتا ہے۔ اسی طرح مزامیر کا مرتبہ اور مقام بائبل میں ہے۔ زبوروں میں اس قوم کے دل کی تصویر دکھائی گئی ہے جو محبت کی پوری طاقت اور قدرت کے ساتھ محبت کرتی ہے اور جو پُرغرور و شغب روح کے تمام جوشوں اور جذبات کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یہ تمام بڑے بڑے جوش و جذبات نظم کی صورت میں بیان ہوئے ہیں جو اس قسم کے مضامین کے اظہار کا نہایت ہی موزوں اور مفید ذریعہ ہے۔ گہراؤ گہراؤ کو پکارتا ہے۔ اور بلندی بلندی کا جواب دیتی ہے۔ اور

روحانی زندگی کی بڑی بڑی حقیقتوں کا ایسے خوبصورت اور شیریں الفاظ میں بیان ہوا ہے کہ دنیا کا ذہین میلان اور روحانی طبیعت طبعاً اُس کی طرف کھنچ جاتی ہے۔ بڑے بڑے قومی جشنوں کے موقعوں پر اور قومی فتوحات کے جلسوں پر خوشیوں اور مسرتوں کے زمانوں میں یہ گیت باجوں کے ساتھ گائے جاتے اور لوگ خوشی سے ناچتے اور للکارتے تھے۔ یہ گیت مذہبی رنگ میں عبرانیوں کے قومی گیت تھے۔

مزامیر میں فطرت کے خوبصورت نظاروں کی دلکش اور دلچسپ تصویریں کھینچی گئی ہیں۔ ان میں جنگ اور فتح کے گیت مسطور ہیں۔ قومی امیدوں اور امنگوں کا پرجوش اظہار ہے۔ جمہور کے گیت۔ خوشی اور ماتم کے گیت۔ خدا کی تعریف و توصیف اور ایمانداروں اور بے ایمانوں اور محبت رکھنے والوں اور مخالفوں کے ساتھ اُس کا واجب سلوک۔ غرضیکہ قومی روزمرہ کے خاص و عام موقعوں کے حسب حال اور دلکش مضامین نہایت شیریں اور سبق آموز طرز اور لہجہ میں منظوم کئے گئے ہیں۔ جو ہر زمانہ کے دیندار مسیحیوں کے لئے اُن کے دکھ سکھ۔ راحت و رنج اور تمام مجلسی اور تمدنی۔ اخلاقی اور روحانی مجلسوں میں گائے جانے اور خدا کی طرف ان کے دلوں کو پھیرنے کے لئے کافی اور مفید اور مسرت بخش ہیں۔ مزامیر دراصل بائبل کا دل یا قلب ہیں۔ کیونکہ ان میں خدا کے دل کی حقیقی تصویر دکھائی گئی ہے اور ایماندار کے دل کا پورا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جبکہ خدا کی تمام متفرق صفات کا بیان مفصل طور پر زبوروں میں درج کیا گیا ہے تو ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ اُس کی وہ تمام صفات مسیح میں باہم مرکز ہو گئیں ہیں جس نے اُن تمام صفات کو اپنی ہی زندگی میں ظاہر اور منکشف کر دیا۔ اور جس نے دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ خدا محبت ہے۔

بھوٹان میں میڈیکل مشنریز۔ ہارسٹ فیلڈ منظر

ہے۔ کہ ہمالیہ کی بعض دیسی ریاستیں مشنریوں کو اپنی ریاستوں میں آنے نہیں دیتی تھیں۔ مگر حال ہی میں جو بھوٹان کے اندر ہیضہ رونما ہوا تو وہاں کے حکام نے کالمپونگ کی سکاچ مشن سے طبی امداد کی درخواست کر دی لہٰذا ڈاکٹر کاؤسنز اور نرس بروڈک دو مشنری لیڈیوں کو گورنمنٹ آف انڈیا سے ضروری پاسپورٹ مل گئے اور وہ مقام پارو کو روانہ ہو گئیں۔ جہاں ہیضہ کا مرکز تھا۔ جہاں اُنہوں نے بیماری کی روک تھام میں مدد کی۔ باشندگان بھوٹان کی جو مدد ان خواتین نے کی وہ اُس کی مبارکبادی کی مستحق ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ پہلی یورپین لیڈیاں ہیں جو قلب بھوٹان میں جا پہنچی ہیں۔

نیشنل مشنری سوسائٹی آف انڈیا ہم اپنے ناظرین کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہیں کہ نیشنل مشنری سوسائٹی ہندوستانیوں ہی کی ہے۔ اور ہندوستانی منتظمان کے زیر نظم و نسق اس کا کام چل رہا ہے۔ اور زیادہ تر ہندوستانیوں ہی کا روپیہ اس کام میں خرچ ہوتا ہے۔ یہ ہماری اپنی مشن ہے۔ جو ہمارے ہندوستان میں "خدا کی بادشاہت" کے پھیلانے میں مشغول و ساعی ہے۔ اس مشن کا اصل زور اور امداد کا اصل منبع تو وہی خداوند ہے جس کے آخری حکم کی تعمیل میں یہ مشن محو اور مستغرق ہے۔ مگر ہم ہندوستانیوں کا سب سے زیادہ فرض ہے کہ اُس کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھا کریں۔ اور اُس کے استحکام اور توسیع اور بار آور ہونے کے لئے اپنے سیم و زر سے اُس کی مدد کرتے رہا کریں۔ اس سوسائٹی کا کام بہت سے مقاموں میں خوبی کے ساتھ چل رہا ہے۔ اور تازہ ذمہ داریوں کا بار اُس کے سر پر ہے جس کے لئے کارندوں اور روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس غرض سے سوسائٹی نے ہندوستانی پاسبانوں کے نام ایک اپیل شائع کی ہے کہ وہ ہر مہینے ایک اتوار مشنری دن کے طور پر مخصوص کریں۔ اگر ہندوستانی مسیحیوں کا یہ فرض اُن اتواروں کی عبادت میں کلیسیا کو بتایا جائے اور اُن کو اِس ضروری کام کی طرف بڑے زور کے ساتھ مائل کیا جائے تو مسیح کی بادشاہت کے پھیلانے میں بہت ہی مدد پہنچ سکتی ہے۔ اور امید ہے کہ تمام مشنری صاحبان اپنی مسیحی جماعت کو بشارتی ذمہ داری اور سرگرمی سے معمور کر دینے میں خاص طرح کوشش کرتے رہا کرینگے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند ہندوستانی مسیحیوں کی آنکھیں کھولے اور اُنہیں بیدار کرے کہ وہ اپنے فرض اور ذمہ داری کو پہچان کر بہت جلد اس کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ بہتوں کی نجات اور اُسکا جلال ظاہر ہو۔

سوامی سُندر سنگھ کا تازہ خط ہمارے پیارے اور معزز سوامی جی کا ایک پرائیویٹ خط اس خاکسار کے نام حال ہی میں آیا ہے جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں "...... میں آجکل بہت ہی مشغول ہوں۔ اس ماہ کی ۱۳ کو برما اور پھر سنگاپور بلایا ہے۔ چین اور جاپان سے بھی کئی ایک دعوتیں ملی ہیں۔ مگر مجھے یہ گوارا نہیں کہ عرصہ تک اپنے ملک سے غیر حاضر رہوں خیر ڈور اُس کے ہاتھ میں چھوڑ رکھی ہے۔ جہاں چاہے لے چلے اپنی خدمت کے لئے۔ اور اگر خدا کی یہی مرضی ہے کہ میں چین جاؤں تو وہیں سے مشرقی تبت کی طرف چلا جاؤنگا۔ اور تب ہندوستان میں ...... میں ضرور موقعہ پا کے رسالہ نورافشاں کے لئے مضامین لکھونگا۔ اور اگر چین و جاپان کی دعوت کو منظور کر لیا تو پھر ضرور دونگا۔ مشکل تو یہ ہے کہ امریکہ اور انگلینڈ سے بھی دعوت مل رہی ہیں میں ابھی تک نہیں جانتا کہ خدا کی مرضی اس بارہ میں کیا ہے۔ مہربانی سے اس کے لئے دعا کیجئے مشکور ہونگا۔" ہماری دعا ہے کہ خدا اپنی مرضی کے مطابق اپنے بے نظیر

اور قابل تقلید خادم سے اپنی خدمت کروا سکتے اور اس کو ان خدمتوں میں اپنا روح پاک عطا فرماتے تاکہ اس کی خدمت نہایت ثمروار ہو اور خدا کا جلال ظاہر ہو اور پھر یہ دعا ہے کہ کاش خدا وہ روح ہمیں بھی بخشے جو اس نے سوامی ستیہ سنگھ کو عطا فرمائی ہے۔ تاکہ ہم بھی اپنی طبیعت چال چلن اور سلوکوں سے اپنے نجات دہندہ کے نقش قدم پر چل کر اس کی مرضی بجا لائیں۔

لاہور کے کتھیڈرل میں فتح کے لئے شکریہ کی عبادت۔

فتح کے متعلق شکر گذاری کی عبادت لاہور کے کتھیڈرل میں اتوار کے روز (مورخہ ۱۷ ماہ حال) بڑی سنجیدگی اور مسرت کے ساتھ ہوئی جس میں لاہور کے لشپ صاحب امریکن پریسبیٹرین کلیسیا کے ڈاکٹر یوینگ صاحب لشپ صاحب کا چاپلین پادری ایچ ایس سٹیفنس کتھیڈرل کا چاپلین پادری اے۔ بی۔ جی مونسل۔ کلیسیائے سکاٹلنڈ کا پادری اے۔ ایم جانسن وسلیین چاپلین پادری ایچ۔ جے جکسن۔ چاپلین آف سینٹ اینڈریوز کا پادری آرونگ ہسبنڈ سی۔ ایم ایس کے پادری ایف لارنس۔ پادری دینا ناتھ۔ پادری خیر اللہ۔ اور اسسٹنٹ چاپلین پادری ہوورڈ صاحبان حاضر تھے۔ کتھیڈرل چاپلین پادری اے بی جی مونسل صاحب نے عبادت شروع کی۔ ان کے علاوہ ہز آنر دی لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب معہ اپنی پارٹی کے اور ملکی اور فوجی بعض سر برآوردہ حکام بھی شامل عبادت تھے۔ عبادت میں پہلے لاہور کے لشپ صاحب کا درس ہوا اس کے بعد ڈاکٹر یوینگ صاحب کا درس ہوا۔ ان دونوں صاحبان کے درسوں کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

لشپ صاحب کے درس کا خلاصہ

لشپ صاحب ممدوح نے تقریر کے اختتام پر ان دو معموں کا حل کیا یعنی۔ تجربیں وہ کونسا اصول ہے جو اس دنیا کے سلسلہ میں حکمرانی کر رہا ہے کیا وہ اصول رائیٹ (حق) یا مائٹ (طاقت) ہے؟ اگر ہم جان مار کے ساتھ فکر یہ کہیں ترجیح ہے کہ اخلاقیت سب باتوں کی روح ہے۔ کہ دنیا میں جو نہایت زور آور اور عمیق ترین طاقت کام کر رہی ہے آیا وہ بھلائی ہے یا برائی؟ کہا جاتا ہے کہ تاریخ وہ فلسفہ ہے جو اپنے نمونہ سے تعلیم دیتا ہے۔ اور تاریخ کیا جواب دے رہی تھی؟ اور اس چیلنج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو جرمن قوم نے دنیا کو دیا تھا لشپ صاحب نے لشپ ہیرفیٹ صاحب کے وہ الفاظ سنائے جو اس نے امریکہ کے شریک جنگ ہونے کے موقع پر ویسٹ منسٹر ایبے میں کہے تھے یعنی ہم نے خدا کو جیت کر اپنی طرف نہیں کر لیا ہے۔ بلکہ اس نے ہم کو جیت کر اپنی طرف کر لیا ہے۔ لشپ صاحب نے فرمایا کہ لوگ اس جنگ میں مجھے بار بار یہ کہا کرتے تھے کہ اگر اس جنگ میں جرمن جیت جائے یا کوئی غیر مستقل صلح ہو جائے تو جانیں ہم دنیا کی اخلاقی حکومت کی بابت کیا خیال کر سکتے ہیں؟ جب ہم نے التواء جنگ کی شرائط پڑھیں تو ہم جان گئے۔ آج رات ہم خدا کا شکر کریں کہ اس نے دنیا پر اپنی حکومت کا قطعی اور ثبوت دے دیا ہے۔

دوسرا معمہ یہ کہ کیا دردِ انسان کے کوئی معنی ہے؟ کیا یہ جائز بدلگامی ہے؟ ہم گذشتہ ۴½ سال پر نظر کرنے اور مردوں بچوں اور بے زبان جانوروں کی خوفناک غیر محدود مصائب پر حیرت سے دیکھتے ہیں۔ کیا یہ تمام باتیں زندگی جوانی اور خوشی کی صاحب حیرت افزا بربادی ہوئی؟ ہم ایک اور قربانی کی یاد کرتے ہیں۔ جو اس وقت تک محض ہلاکت نظر آتی تھی جبکہ کلوری کے اوپر ایسٹر کے دن کی روشنی پڑی تھی۔ آج رات ہم اس کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں جیسا کہ وہ اس کی طرف کسی اور پہلو سے دیکھتے تھے۔ ہم کو تیرے دن کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ جو ان کے دکھ دردوں کے ذریعہ سے دنیا پر ظہور ہوئی۔ مسیح کے دکھوں کی شکل ان کا دکھ بھی درد زہ تھا جس سے ایک نئی اور بہتر دنیا پیدا ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر یوینگ صاحب کے درس کا خلاصہ

لشپ صاحب کے ایڈرس کے بعد ڈاکٹر یوینگ صاحب کا ایڈریس ہوا جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے آپ نے دو بڑے لشکروں کے درمیان فوقیت کے لئے پچاس سے زیادہ مہینوں کے غم آلودہ اور مہلک حوادث کی یاد دلاتے ہوئے اور اس مقصد کی تحصیل کے بارے میں جواب حاصل ہو گیا ہے خدا کی ہدایت کی متواتر نظروں کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اتحادیوں کے درمیان یگانگت کی وہ روح جو عارضی ناکامیوں اور شکستہ امید کے ایام میں قائم رہی اسی نتیجہ کو پیدا کرنے میں جس کے لئے ہم خوشی مناتے ہیں ایک بڑا ہی عظیم الشان عنصر رہی ہے۔ انگریز برطانیہ فرانسیسی۔ اہل بلجیم۔ اطالوی۔ امریکن۔ دوسروں کا تو ذکر ہی نہیں ایک ارفع مقصد کے حاصل کرنے میں بہ حیثیت قوموں کے ایسے متحد ہوئے جیسے قبل ازیں متحد نہ ہوئے تھے۔ اور اس عزم بالجزم کے تیقن میں انہوں نے انفرادی یا قومی سرفرازی کے تمام خیال کو چھوڑ دیا۔ آج ہم اور ہمارے ساتھ تمام اتحادی ممالک کا ایک جم غفیر۔۔۔ خدا کی شکر گزاری اور تعریف کرنے کے لئے متفق ہیں جس نے ایک اعلیٰ معراج کو حاصل کرنے کی غرض سے قوموں میں بے غرضانہ تقویٰ کی روح پھونک دی ہے۔ یہ کہنا بھی پیشینگوئی ہو یا نہ ہو کہ دنیا نے اپنے آخری جنگ کا انجام دیکھ لیا ہے۔ مگر ایک بات پر ہمارا پورا یقین ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ جنگ جواب ختم ہو رہا ہے اپنی قسم کا سب سے آخری ہے۔ اس جنگ نے تو ہونا ہی تھا اور اس کے فیض رساں نتائج نے لوگوں کے دلوں میں اس امر کا بھاری یقین پیدا کر دیا ہے

کر قوموں کے درمیان ایک ایسی لیگ (باہمی اتحاد کی مجلس) قائم کیجائے جس کے ذریعہ سے قومیں ایسی مصیبتوں سے محفوظ رہیں۔ جو ایک سودائی غرور اور حرص سے تھوڑا ہی عرصہ ہوا اُن پر طاری ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔ خدا کی قدرت اور دانائی پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم ان لوگوں کی کوششوں کے آخری نتیجہ پر ایک لمحہ کے لئے شک نہیں کرتے جنہوں نے آگ کے ایسے جہنم میں سے گذر کر ایمان اور دعا کی طبیعت میں اپنے دلوں کو اس امر کی تکمیل کی طرف پھیرا ہے کہ جو وہ انسان کے بارے میں خدا کی مرضی سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے نہ صرف ایک کام اہم ہی کا بلکہ اس کی جلیل تکمیل کا بھی نظارہ دیکھا۔ وقت آنیوالا ہے اور لوگوں کے دلوں کے خیالات کی آزمائش ہو جائے گی حالات کا از سر نو ترتیب دیا جانا بالعموم ایسا پیچیدہ اور مشکل ہوگا کہ ہمارے زمانہ کے بڑے سے بڑے غرور فکر کرنے والے رہنماں اور مدبر بوجوہات بجاہیت خاکسار اور حلیم ہو جائیں گے جبکہ وہ اپنا ہی موازنہ اس کام سے کرینگے۔ جو اُن کے سامنے ہے۔۔۔۔ ؟

لائلپور میں امریکن روئی کا نیلام

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مشتہر کرتا ہے کہ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء اور ۳ جنوری سنہ ۱۹۱۹ء کو لائلپور میں لائلپور کو اپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ کی طرف سے اور ۹ دسمبر کو ٹوبا ٹیک سنگھ میں ٹوبا ٹیک سنگھ کو اپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ کی طرف سے امریکن روئی کا نیلام ہوگا۔ نیلام دوپہر کو شروع ہوگا۔ اور کسی ایسی گاڑی کو احاطہ نیلام میں آنے کی اجازت نہ ہوگی جو ۱۱ بجے دن کے بعد داخل ہونا چاہے۔ رجسٹرڈ کو اپریٹو سوسائٹیوں ہی کے ممبروں ہی کی روئی نیلام کیجائے گی۔ لیکن اہم دیانتدار سے معاملہ کرنے والے زمیندار مبلغ دس دس روپیہ کا حصہ لے کر کسی سوسائٹی کے ممبر ہو سکتے ہیں داخلہ کے وقت صرف ایک روپیہ پیشگی لیا جائے گا۔ کاشتکار ہیں اس داخلہ کے لئے عین نیلام کے دن درخواستیں دی جا سکتی ہیں۔ مگر پہلے ہی سے درخواست دے دینا انسب ہوگا۔ زراعتی محکمہ کی جانب سے کوئی نیلام نہیں کیا جائیگا

ہندوستان کی بابت قیصر جرمن کا ارادہ۔

قیصر جرمن جو اب تخت سے معزول ہو کر کسی نامعلوم جگہ کو بھیجا گیا ہے۔ جرمنی کے تاجروں اور اہل صنعت و حرفت کی تعداد میٹنگوں میں جو اثناء جنگ میں ہوتی رہیں برابر حاضر ہوا کرتا اور ان سے بڑے بڑے وعدے کیا کرتا تھا انہیں وعدوں میں سے ایک ہندوستان کی فتح کی بابت تھا۔ چنانچہ قیصر کے اُس وقت کے یہ الفاظ ہیں۔

ہندوستان پر برطانیہ والوں کا قبضہ ہے۔ ایک طریقہ سے تو اہل برطانیہ اُس پر حکمراں ہیں مگر کسی پہنچ سے وہ اُس پر پوری پوری حکمرانی نہیں کرتے ہیں۔ ہم ہندوستان کو نہ صرف قبضہ ہی میں لے آئینگے بلکہ اُس کو فتح کریں گے۔ جس وسیع آمدنی کو اپنے پاس رکھنے کی برطانیہ والے ہندوستانی راجاؤں کو اجازت دیتے ہیں۔ وہ ہماری فتح کے بعد ہمارے اپنے وطن میں سونے کی دھارا ہو کر بہے گی۔ زمین کے تمام نہایت ہی زرخیز ممالک میں ہر جگہ ہر ایک جھنڈے سے برتر جرمن جھنڈا لہرایگا۔ اس کے بعد سابق قیصر جرمنی نے جرمنی کے لوہے کے کارخانہ والوں سے اسی جلسہ میں یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں کرتا جو پورا نہ کیا جائیگا۔ اور وہ وعدہ اُسی وقت پورا کیا جائیگا اگر تم اُس مرتبہ کو حاصل کرنے میں قربانیاں کروگے۔ جو ہمارے ملک کی دنیا میں ہوگی اور ضرور ہے کہ ہر جو امداد دینے سے انکار کرتا ہے وہ اپنے وطن کا غدار ہے۔ جو شخص خوشی اور کشادہ دلی سے مدد دیتا ہے اُس کو اس کا مستحقہ انعام ملیگا۔ جرمن قیصر کا خواب اور محض خیال تھا اور فی الواقعی خود غرضی اور حرص پر مبنی تھا۔ اس لئے خدا نے اُسے پورا ہونے نہ دیا یہ ہم ہندوستانیوں کی خوش قسمتی۔

ہندوستان کے ڈاکخانوں کی کامیابی

سنہ ۱۹۱۷ء سے ۱۹۱۸ء

جو کامیابی ہندوستان کے ڈاکخانوں اور تار گھروں کو حاصل ہوئی ہے وہ بڑی قابل غور اور مفید ہے۔ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء کو ڈاکخانوں کے افسران ۹۳۶۴۴ تھے ۱۹۴۱۰ پوسٹ آفس اور ۱۵۷۶۰۷ میل ڈاک کی لائنیں تھیں۔ سیونگ بنک کے حسابوں کی تعداد ۱۶۳۷۰۰۰ جن میں ۱۶½ کروڑ روپیہ جمع تھا اور ۲۷۰۹۵ ڈاکخانوں کے متعلق زندگی کا بیمہ ہوا جس کی مقدار ۳ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ کی تھی۔ اس سال میں ۱۱۱۴ ملین پارسل روانہ ہوئے (یعنی ۱۱۱۴۰۰۰۰۰۰ پارسل) جن میں ۲۸½ ملین سے زیادہ رجسٹرڈ شدہ تھیں۔ ڈاکخانہ کے مقاصد کے لئے ۳ کروڑ ۴۲ لاکھ روپیہ کے ٹکٹ فروخت ہوئے ۴۵½ کروڑ روپیہ کے ۳۰ ملین سے زیادہ منی آرڈر جاری ہوئے تاجروں اور دیگر اشخاص کو قریباً ۱۴½ کروڑ روپیہ کے وی پی پارسل پہنچائے گئے۔ ۸۹ کروڑ روپیہ سے زیادہ کے بیمہ شدہ پارسل ۳½ ملین سے زیادہ روانہ ہوئے۔ بیرونجات کے پارسلوں اور خطوط سے قریب ۲۳½ لاکھ روپیہ کسٹمس ڈیوٹی کے وصول ہوئے۔ ہندوستانی فوجی لوگوں کو ۳۹۵½ لاکھ روپیہ پنشن میں دیئے گئے۔ اور ۲۰۰۰۰۰ پونڈ کونین عوام الناس کے ہاتھ فروخت ہوئی

حقیقۃ المسیح

تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ لاہور کے احمدی اخبار پیغام صلح میں ہم نے پڑھا تھا کہ حقائق القرآن کا جواب حقیقۃ المسیح چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ اور اسلامی دنیا کے سامنے



پیش ہو گیا ہے۔ ہمیں بھی شوق ہے کہ اُس رسالہ کو دیکھیں امید تھی کہ ہمارا معزز ہمعصر چند کاپیاں اُس کی ہمیں بھی بھیجیگا۔ تاکہ ہم بھی اُن کے جواب سے واقف ہوتے۔ مگر تا ہنوز ہمارے ہمعصر کی توجہ اِیجانب نہیں ہوئی امید ہے کہ ہمارا ہمعصر ضرور خیال کریگا۔

فاضلکا } فیروزپور سے جانب مغرب ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ یہاں تحصیل اور سب ڈویژن بھی ہے اس قصبہ کو پنجاب کیا بلکہ ہندوستان بھر میں بایں وجہ خاص امتیاز ہے کہ قریبًا چھ سات کے یوروپین کمپنیوں کے پریس ہیں جن میں اُون صاف کرنے کے بعد گٹھے باندھے جاتے ہیں جو سیدھے یورپ کو روانہ کئے جاتے ہیں۔ یہاں اون کی بڑی تجارت ہوتی ہے۔ بازار میں ہر جگہ اون کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ یہاں کی اون کی تجارت کو لنڈن اور لورپول سے براہ راست گہرا تعلق ہے۔ بیکانیر اور دیگر دور دور کے ہندوستانی علاقوں کی اون فاضلکا میں آکر فروخت ہوتی ہے۔ (نامہ نگار)

گجرات } اندنوں جبکہ پُراسرار بیماری نے نمودار ہو کر ہر جگہ اپنی دستبرد کو بیرحمی سے استعمال کیا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ملک کے بہی خواہوں نے اس کے دفعیہ کے لئے خاص کوشش سے کام لیا ہے۔ جیسا کہ شہر گجرات کے رئیس اعظم لالہ گدارنا تھ صاحب آنریری مجسٹریٹ نے سینکڑوں روپوں کی ادویات خرید کر غربا کو مفت تقسیم کی ہے۔ جو انسانی ہمدردی کا بڑا بھاری ثبوت ہے۔ بیماروں کی اغذیہ کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا ہوا ہے۔ بیوگان کی ماہانہ مالی امداد کی جاتی ہے۔ بیسیوں بیکاری آپ کے دروازے پاتے جاتے ہیں۔ جو حسب دلخواہ امداد حاصل کرتے ہیں۔ تعلیم سے بھی خاص اُنس ہے حال ہی میں آپ نے ایک سکول کے قائم کرنے کے لئے پندرہ ہزار روپیہ دیا ہے۔

لالہ گدارنا تھ ہے اِک حاتم زماں
جاری ہر اک زبان پہ لقب ہے یہ یکساں
رہتا ہے در پہ روز ہجوم گرسنگاں
ملتا ہے سب کو کھانا برائے خدا یہاں
دیگر خبر یہ سُننے میں آتی ہے اور بھی
پاتے ہیں کپڑا حسب ضرورت برہنگاں
لائل گورنمنٹ کے بھی ہیں بصدق دل
شاہد ہیں اس پہ آپکی خدمات بیگماں
وہ مدد دیئے ہیں کرکے فراہم بگرہ خود
سرکار کو بموقعہ ایں جنگ مرداں۔
یارب رہے صحیح و سلامت گدارنا تھ
پائے ہر اک مراد دل کو یہ نوجوان
(نامہ نگار)

ہندوستان میں ڈاکٹر ایڈی صاحب کا بشارتی دورہ } ہندوستان میں ڈاکٹر ایڈی صاحب کے بشارتی دورہ کے متعلق تجاویز اب اچھی طرح پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہیں۔ وہ ہندوستان میں ۱۹۱۹ء کی ماہ جنوری کے اختتام کے قریب وارد ہونگے۔ اور شمالی ہند میں اُن کا کام فروری سے مئی تک جاری رہیگا۔ امید کی جاتی ہے کہ ۲۰ سے ۲۵ فروری تک لکھنؤ میں، ۲۷ فروری سے ۳ مارچ تک لاہور میں۔ ۵ سے ۹ مارچ تک الہ آباد میں ۲۶ سے ۲۸ مارچ تک بریلی میں ۱۹ مارچ سے یکم اپریل تک سہارنپور میں ۳ سے ۴ اپریل تک جبلپور میں اور ۶ سے ۹ اپریل تک کلکتہ میں رہیں گے۔ یہ تجویز دیگر صاحبان کے لئے ہے جو بشارتی خدمات کے کام اور اُس کی تیاری میں امداد دینے کے لئے مسٹر ایڈی سے پہلے اور اُس کے ساتھ ہو کر کام کرینگے۔ ٹریننگ کی جماعتیں خصوصًا مخصوص کام کے متعلق جماعتیں ور صاحبان ہیں گے جو اس کام کے لائق ہیں۔ یہ جماعتیں باقاعدہ یا معمولی بشارتی سٹاف کے ممبران اور دیگر مبشران کے لئے بڑی مفید ہونگی مہربانی سے ڈاکٹر ایڈی اور اُس کے معاونین کو اپنی دعاؤں میں یاد کیجئے (مخزن مسیحی)

پنجاب میں تعطیل عام } ہمارے پنجاب کے لاٹ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کے ساتھ التوائے جنگ پر دستخط ہونے اور فتح صلح کے قائم ہونے کی یادگاری میں، ۲ ماہ حال بروز بدھ پنجاب میں تعطیل عام ہوگی۔ اُس روز لاہور کے منٹو پارک کے کھلے میدان میں عوام الناس کو ضیافت دی جائے گی۔ سہ پہر کو شہر میں سے پارک مذکورہ بالا تک شاہی جلوس نکلیگا جس میں متفرق قسم کی فوجوں کی نمائش ہوگی۔ جلوس میں ہاتھی بھی ہونگے۔ اور یہ جلوس قلعہ سے ہوتا ہوا شہر کے درمیان دہلی دروازہ سے گذر کر منٹو پارک تک ہوگا۔ منٹو پارک میں ہز آنر دی لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر لوگوں کو ایک پیغام سنائیں گے۔ اور قلعہ سے توپوں کی شاہی سلامی ہوگی۔ بعدۂ آتشبازی چھوڑی جائے گی۔ تجویز کی گئی ہے کہ ہر ضلع میں بھی مناسب طریقہ پر خوشیاں منائی جائیں۔ اور اس تقریب پر فوجی عنصر کو زیادہ فوقیت اور فضیلت دیجائے۔

مسٹر ایڈورڈ میکلیگن صاحب جو مدت سے پنجاب میں مختلف عہدوں پر مامور رہ چکے ہیں پنجاب کے نئے لفٹنٹ گورنر منتخب ہو گئے ہیں۔

کولھاپور کی رانی صاحبہ نے ۱۲ ہزار روپیہ کا مستقل گرانٹ وہاں کی آریہ سماج کو دینے کا وعدہ کیا ہے اگر وہ وہاں اپنا یتیم خانہ قائم کریں ✦

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے۔

پنجاب چیفکورٹ میں اپیل

ایک مسیحی عورت کا قبول اسلام اور مسئلہ قانون شادی

مندرجہ صدر عنوان کے تحت میں سول ملٹری گزٹ لاہور مجریہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۸ء میں ایک شادی شدہ مسیحی عورت کے قبول اسلام اور مسیحی خاوند کی عین حیات میں ایک مسلمان سپاہی سے شادی کرنے کے برخلاف بعدالت ڈویژنل بنچ مشتملبر آنریبل مسٹر جسٹس سکاٹ سمتھ اور آنریبل مسٹر جسٹس مارٹینو ایک اپیل کی نقل شایع ہوئی ہے جس میں مساۃ اروڑی وفضل دین پر زیر دفعہ ۴۹۴ اور زیر دفعات ۴۹۴ و ۱۰۹ تعزیرات ہند خاوند کی عین حیات میں عقد ثانی کرنے اور اس کی اعانت کے جرم میں مقدمہ چلایا گیا۔ مسٹر فلپ آنریری مجسٹریٹ درجہ اول نے ہردو ملزمان پر فرد جرم لگایا اور مسٹر ظفر علی سیشن جج لائلپور کی عدالت سے بری ہو گئے۔ امر متنازعہ فیہ یہ ہے کہ آیا خاوند کی زندگی میں ایک محمدی کے ساتھ عقد ثانی (دوسری شادی) کثرت زوجیت ہے یا نہیں۔ چونکہ اس امر کے فیصلے کا اثر تمام مسیحی جماعت پر پڑنے والا ہے۔ لہذا نور افشاں میں برائے اطلاع و افادہ مسیحیان پنجاب ترجمہ شایع کیا جاتا ہے۔

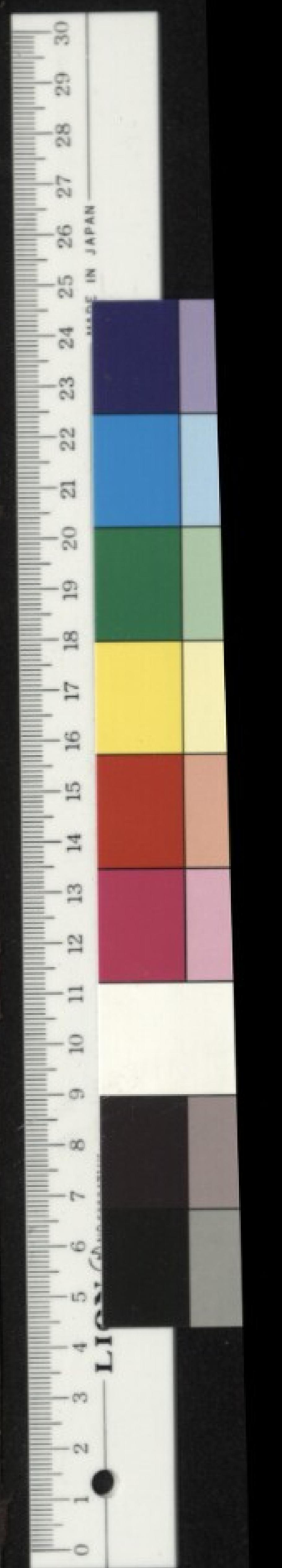
حالات مقدمہ حسب ذیل ہیں۔ مساۃ اروڑی ملزمہ ع۱ اور لبھو راس کا شوہر (مدعی مقدمہ) اقوام رومن کیتھولک مسیحی ساکنان چک نمبر ۵۱ گوگیرہ برانچ۔ خوشی آباد تحصیل سمندری ضلع لائلپور کی شادی مسیحی رسوم کے مطابق عورت مذکورہ کے نکاح ثانی سے تین سال پیشتر ہوئی۔ سال ۱۹۱۷ء کے آخر میں وہ اپنی ماں کو ملنے گئی اور پھر اپنی خالہ کے ہاں ایک قریہ متصلہ ترگیا میں جا رہی۔ ایک ماہ رہ کر اس نے اپنی خالہ کا گھر چھوڑ دیا۔ مگر واپس نہ آئی۔ تلاش کی گئی۔ اور غائب ہونے سے قریباً ۲۲ ایام بعد اس کی ماں، خالہ اور ایک اور شخص نے اس کو گوجرہ کے ایک بازار میں مسمی فضل دین ملزم ع۲ (سپاہی پولیس گوجرہ) کے گھر کے بالمقابل پایا۔ وہ انہیں دیکھ کر گھر کے اندر جا گھسی۔ اس پر وہ اسے پکڑ کر تھانہ گوجرہ میں لے گئے۔ فضل دین ملزم ع۲ (جو بوقت گرفتاری گھر پر موجود نہ تھا) اگر ان کے پیچھے ہو لیا۔ پولیس نے مساۃ اروڑی اور لبھو کے بیانات قلمبند کئے۔ خوشی آباد رومن کیتھولک مشن کے فادر آرسن بھی تھانہ میں آ پہنچے۔ پولیس نے اپنے روزنامچہ کے اندراج پر اروڑی اور لبھو کے نشانات انگوٹھا لگائے۔ اور اس پر فادر آرسن نے دستخط کئے۔ پولیس گوجرہ نے ان کو تھانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھیجا اور وہاں سے وہ بہمراہی فادر مذکور بخدمت سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس لائل پور بھیجے گئے۔ سپرنٹنڈنٹ نے مدعی کو عرائض نویس سے عرضی لکھوانے کو کہا۔ عرضی لکھی جانے پر سپرنٹنڈنٹ نے ان کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجا۔ اور عرضی کے ساتھ ایک نوٹ بھی تحریر ملحق کیا۔ کہ موضع خوشی آباد کی ایک مسیحی لڑکی کو گوجرہ پولیس کے ایک کنسٹیبل (فضل دین) نے ورغلایا۔ اور لڑکی نے اسلام قبول کرکے اس سے بمقام لائلپور شادی کر لی۔ مسیحی قانون شادی تحت کرتا ہے۔ لڑکی نے زیر دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند خاوند اول کی عین حیات میں ایک مسلمان سے نکاح ثانی کرنے کا جرم کیا۔ لڑکے (فضل دین ملزم ع۲) نے اعانت جرم کی۔ اور وہ لڑکی کو چھوڑنے پر راضی نہیں۔ مقدمہ مسٹر فلپ کے سپرد کیا جائے۔ اور نیز ملا نکاح خواں کا فعل بھی قابل اعتراض ہے۔

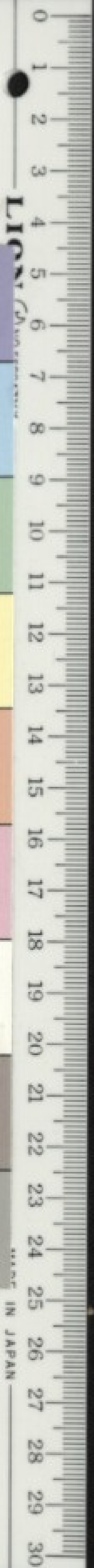
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقدمہ مسٹر فلپ کو بھیج دیا۔ مسٹر فلپ نے مقدمہ کی تحقیقات کی۔ مگر نہ تو مدعی کے بیانات لئے اور نہ ہی ملزموں کے نام سمن یا وارنٹ حاضری جاری کئے۔ ملزم زیر حراست تھے اور اس کے سامنے لائے گئے۔ ملزم ع۱ نے مجسٹریٹ کے سامنے نکاح اول کا اقرار کیا۔ اس نے کہا کہ میں مدعی کے ہاں عرصہ تک رہی۔ اور تھوڑے عرصہ سے مسلمان ہو کر ملزم ع۲ کے ساتھ شادی کی۔ فادر سرجن نے بطور گواہ شہادت دی کہ پہلی شادی کی رسوم میں نے ادا کیں۔ نکاح ثانی کا اقرار ہر دو ملزمان نے کیا۔ مگر ملزم ع۲ نے نکاح اول سے لاعلمی ظاہر کی۔

دعاوی استغاثہ حسب ذیل تھے۔ کہ لڑکی کے اسلام قبول کرنے سے نکاح اول باطل نہیں ہوا۔ لہذا نکاح ثانی کثرت زوجیت (ایک سے زیادہ خاوند کرنا) اور طرف ثانی کے دلائل یہ تھے۔ کہ (۱) مجسٹریٹ کا مدعی کے بیان نہ لینا اور ملزموں کے نام سمن یا وارنٹ جاری نہ کرنا بے قاعدگی ہے (۲) اور اصل نالش مدعی کی طرف سے دائر نہیں ہوئی۔ بلکہ پولیس کی طرف سے۔ اور جرم ناقابل دست اندازی پولیس ہے۔ اس لئے پولیس کو ہرگز مداخلت نہ کرنی چاہئے تھی۔ (۳) نکاح اول لڑکی کے قبول اسلام سے باطل ہو گیا اور (۴) ملزم ع۲ کو نکاح اول کا کوئی علم نہ تھا۔

عدالت سیشن سے بریت سیشن جج کے خیال میں طرف ثانی کے دعاوی زبردست تھے اور کہ مدعی فقط غیروں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی تھا۔ اور مجسٹریٹ کی بے قاعدگی اور پولیس کی دست اندازی سے ملزموں کو نقصان پہنچا۔ کیونکہ ملزموں سے مخالفانہ سلوک ہوا۔ تیسرے دعوے میں جو کہ نکاح اول کے ابطال کے متعلق ہے سیشن جج نے تین مولویوں کی شہادت پر تصدیق کی کہ جونہی عورت مسلمان ہو گئی غیر مسلم خاوند کے ساتھ اس کا نکاح اول باطل ہو گیا۔ قرآن کی آیت پڑھ کر بخاری کی حدیث در باب نکاح پیش کی گئی اور مزید ثبوت میں مسٹر جسٹس امیر علی کی "شرح محمدی" جلد دوم صفحہ ۲۰۴ پڑھا۔ سیشن جج نے تسلیم کیا کہ ملزم ع۲ کو نکاح اول کا کوئی علم نہ تھا۔ لہذا اس نے ہر دو ملزمان کو بری کر دیا۔

رہائی کے خلاف اپیل سرکاری وکیل نے گورنمنٹ کی منظوری سے چیفکورٹ میں اس بنا پر اپیل دائر کی کہ فاضل سیشن جج نے مسیحی





شادی کو محمدی شرع کے تابع کرنے میں غلطی کھائی ہے کیونکہ وہ غیر متعلق اور ناقابل عملدرآمد ہے۔ سرکاری وکیل مسٹر ہوپ کن پٹمن پیشتر سے ڈویژنل بنچ کے سامنے ایک اور مقدمہ میں مصروف تھے۔ اس لئے اُن کی بجائے مسٹر رام لال وکیل بحق سرکار پیش ہوئے۔ وکیل نے شروع میں کہا کہ واقعات ساختہ مقدمہ درست ہیں۔ غور طلب امر یہ ہے کہ کیا مسیحی عورت کی شادی باطل ہو جاتی ہے۔ اور وہ اُن تمام پابندیوں سے آزاد ہو گئی جو اُس کو مسیحی خاوند کے ساتھ پیشتر سے موجود ہیں؟ جونہی کہ وہ مسلمان ہو گئی اور اُس نے ایک محمدی سے شادی کی۔ یا نہیں؟۔ وکیل نے (آر۔ ایل۔ ڈی) ع۳۱ کلکتہ صفحہ ۲۶۴ پڑھ کر کہا کہ اس مقدمہ میں ایک عورت جس نے محمدی ہو کر ایک مسلمان سے شادی کر لی زیر دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند مجرم قرار دی گئی۔ کیونکہ ہندو دھرم کے مطابق ایک تارک دین (مذہب چھوڑنے والا) جملہ پابندیوں سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ اور جہاں تک کہ تعلقات زوجیت کا واسطہ ہے۔ یہ خیال (کہ عورت ساری موجودہ پابندیوں سے رہا ہو گئی) اس قانون سے بالکل مخالفت رکھتا ہے جس نے یہ ٹھہرایا کہ نکاح کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتا حالانکہ اس عورت قبول اسلام سے اپنے سابق شوہر کے تعلقات سے آزاد نہیں ہو گئی۔ اسی فیصلہ میں یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ نکاح ثانی کا ابطال یا تصدیق اُس کے واقعہ ہونے کے وقت نکاح اول کے ہونے یا نہ ہونے پر منحصر ہے اور ہندو اور مسیحی شادی میں صورت یکساں ہے کیونکہ دونوں میں نکاح ٹوٹ نہیں سکتا۔ وکیل نے آر۔ ایل۔ ڈی ع۳۱ مدراس کا صفحہ ۵۵ پڑھ کر کہا کہ اس مقدمہ میں ایک ہندوستانی مسیحی نے مسیحی بیوی کی موجودگی میں مسیحی مذہب سے منحرف ہوئے بغیر ایک ہندو عورت سے ہندو ریتی سے شادی کی اور عدالت نے اُس کو زیر دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند مجرم قرار دیا۔ فاضل جج نے فیصلہ میں لکھا کہ اگر ملزم مسیحی مذہب چھوڑ بھی دیتا تو نفس جرم پر کوئی اثر نہ پڑتا وکیل نے کہا کہ اس فیصلہ کا اصول مسئلہ زیر تنازعہ

پر صادق آتا ہے۔ وکیل نے مزید ثبوت دعوے میں ۴۹م آر۔ ڈبلیو ۱۹۰۷ء پڑھ سنایا۔ اور اس فیصلہ کے اصول پر بہت زور دیا کہ جب ایک ہندو عورت مسلمان ہو گئی اور وہ خاوند کے ساتھ رہنے پر رضامند نہ تھی۔ خاوند کے حقوق پر اُس کا کوئی اثر نہ پڑا کیونکہ ہندو کی حالت میں ایک طرف کے تبدیل مذہب سے نکاح باطل نہیں ہو سکتا۔ نکاح ہندو مذہب کے متعلق تھا۔ اور ہندو خاوند موجود ہے۔ خاوند کے حقوق شرع محمدی کے تابع نہیں ہو سکتے۔ اور یہ امر ایک واضح اور ضمیر کے برخلاف ہے کہ جو حقوق خاوند کو ہندو مذہب کی طرف سے ملے ہیں وہ اس سے اس لئے چھینے جاویں کہ عورت نے ہندو دھرم ترک کر دیا اور ایک ایسا ایمان قبول کیا۔ جو اُس کو خاوند کے ساتھ رہنے سے منع کرتا اور پھر شادی اور اُس کے حقوق و فرائض ہی عمارت معاشرت کی بنیاد ہیں۔ صرف زبردست وجوہات کی بنا پر ہی اس کے متعلقہ حقوق و فرائض کی ساخت اور حفاظت میں کسی امر کو مزاحمت کی اجازت دینی چاہیئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ عورت ہندو قانون کے دائرہ سے اس طرح باہر ہے کہ اُس قانون کی بابت جو حقوق اُس کو حاصل تھے وہ انہیں منوا نہیں سکتی۔ لیکن اس طرح وہ سابقہ پابندیوں سے آزاد ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی خاوند کے حقوق کو پامال کرنے کی مجاز ہے۔ وکیل نے حجت کی کہ حسب قانون شادی مسیحیاں ایک طرف کے تبدیل مذہب سے نکاح ٹوٹ نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ بندش فقط دو صورتوں موت یا طلاق سے دور ہو سکتی ہے۔ لیکن ان دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی یہاں واقع نہیں ہوئی۔ پس چونکہ نکاح ثانی کے وقت نکاح اوّل موجود تھا۔ نکاح ثانی صاف طور پر کثرت زوجیت ہے۔

سشن جج نے جن بے قاعدگیوں پر مخالفانہ تقریظ کی ہے۔ وکیل نے کہا کہ اگر کوئی بے قاعدگی ہو تو ابتدائی عدالت میں ہوئی ہوگی۔ لیکن سشن جج اس مقدمہ کی تردید یا بے قاعدگیوں کی منظوری حاصل کرتا۔ یا دیں

اگر ملزموں پر درست مقدمہ چلایا گیا تو وہ اُسے منسوخ کرتا جج ملزموں کو بے قاعدگیوں کی بنا پر بری نہیں کر سکتا تھا۔ وکیل نے کہا کہ ایسی خفیف بے قاعدگیاں زیر دفعات ۵۳۲ و ۵۳۷ قابل ضد بندیرائی ہیں۔ طرف ثانی کے اعتراض کہ معالی (یعنی قبول اسلام پر نکاح کا باطل ہو جانا) سے بانئے اسلام کے نزدیک ایک اعلےٰ مقصد تھا کہ نومسلموں کو اس سے امداد دی جاوے کے جواب میں وکیل نے کہا کہ اس کا تو یہ مطلب ہے کہ شرع محمدی باقی تمام مذاہب کے قایم کردہ اصولوں کو تباہ کر دے جس کی ملکی قانون اجازت نہیں دیتا۔ ایسا قانون تو تمام اصول (راہیں) پابندیوں کا خاتمہ کر دیگا جہاں تک ہندو یا مسیحی شادی کو تعلق ہے۔ تبدیل مذہب سے پابندیاں دور نہیں ہو جاتیں۔ طرف ثانی کے آر۔ ایل۔ ڈی ع۳۳ مدراس صفحہ ۱۰۳ پڑھنے کے جواب میں سرکاری وکیل نے کہا کہ یہ فیصلہ جسٹس عبدالرحیم کا ہے جو مسلمان ہونے کی وجہ سے بانئے اسلام کے قول پر عمل کرنے پر مجبور تھا۔ اور یہ فیصلہ ایک واحد جج کا ہے اس واسطے اسکو آر۔ ایل۔ ڈی ع۳۳ مدراس صفحہ ۵۵ کے ڈویژنل بنچ (جس نے منصفوں کامل کر فیصلہ کرنا) کے فیصلہ پر ترجیح نہیں دی جا سکتی وکیل نے دعوے کیا کہ جو محمدی قانون سشن جج نے درج کیا ہے۔ وہ کوئی قانون نہیں۔ اس قانون کے ماتحت بھی عورت کو زمانہ عدت (یعنے ۳ ماہ جس میں عورت دوسرے شوہر سے شادی نہ کر سکے) تک انتظار کرنا ضروری تھا لیکن وہ صرف ۲۲ ایام غائب رہی اور اسی عرصہ میں اُس کی دوسری شادی ہوئی۔ اس حالت میں اگر شرع محمدی پر بھی عمل کیا جاوے تو نکاح اول باطل نہیں ہو سکتا۔

مسٹر جسٹس سکاٹ سمتھ نے پوچھا کہ کیا مجسٹریٹ کا مدعی کے بیانات نہ لینا سارے مقدمہ کو بگاڑتا ہے۔ یا نہیں؟

سرکاری وکیل نے زیر دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری ایسی خفیف بے قاعدگیاں معاف ہیں۔ یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ ملزموں سے مخالفانہ سلوک ہوا۔

مسٹر جسٹس سکاٹ سمتھ۔ سنہ ۲ مدراس کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔ کہ جہاں قرار دیا گیا کہ ایسی بے قاعدگیاں فقط بے قاعدگیاں ہی نہیں۔ بلکہ بے قانونیاں بھی ہیں"۔

سرکاری وکیل۔ یہ قاعدہ فقط وہاں صادق آسکتا ہے جہاں حکم دیا جاوے۔ لفظ "ہوگا" دفعات ۲۰۰ و ۲۰۴ میں حکم کے معنی نہیں دیتا۔

ملزموں کی طرف سے مسٹر شجاع الدین پیش ہوئے اور کہا کہ شرع ان سب پر حاوی ہے۔ جو اسلام کے دائرہ میں آتے ہیں۔ بانئے اسلام کے دل میں یہ مقصد تھا۔ اور جس نے ایسی معانی دے کر نومسلموں کی مدد کی۔ طرف ثانی کے حوالات ۱۸ کلکتہ صفحہ ۲۶۴ اور ۹ P. R. ۱۹۰۷ء موجودہ مقدمہ سے مختلف ہیں۔ کیونکہ وہاں ہندو مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کیا گیا اور پھر ۳ مدراس صفحہ ۵۰۰ میں اہم امر فقط جج کی ذاتی رائے ہے۔ لہٰذا اس مقدمہ میں دلیل نہیں ہو سکتی

وکیل نے جسٹس امیر علی کی شرع محمدی جلد دوم کا صفحہ ۴۴۴ پڑھا کہ اگر ایک عورت اپنے خاوند کو دوسرے مذہب کا قایل کرنے میں ملکی قانون کی رو سے عدالتی امداد نہ لے سکے تو وہ فقط یہی کر سکتی ہے کہ عرصہ تین ماہ (زمانہ عدت) تک ٹھہرے تاکہ نکاح اول باطل ہو جائے۔ مقدمہ زیر بحث میں اگر عورت زمانہ عدت تک نہیں ٹھہری۔ تاہم یہ دعوے بحال رہتا ہے۔ کہ قبول اسلام سے نکاح اول باطل ہو گیا۔ پس نکاح اول کے فسخ ہو جانے سے نکاح ثانی کثرت زوجیت نہ ہوئی۔ وکیل نے زور دیا کہ نالش مدعی کی طرف سے نہیں بلکہ پولیس کی جانب سے ہوئی۔ جیسا کہ مظلوم کو زیر دفعہ ۱۹۸ ضابطہ فوجداری لازمی ہے۔ چونکہ پولیس نے مداخلت کی۔ یہ صرف ایک چالان ہے۔ کیونکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مدعی کو عرضی لکھنے کے لئے ہدایت کی۔

مسٹر جسٹس مارٹینو۔ یہ کوئی بات نہیں کہ نالش کرنے کی کس نے ہدایت کی۔ حقیقت یہ ہے کہ نالش خاوند ہی کی طرف سے دائر ہوئی۔

وکیل نے کہا کہ پولیس کی مداخلت کے مجموعی اثر سے مقدمہ کو چالان کی صورت دی گئی۔ اور مجسٹریٹ کا مدعی کے بیانات نہ لینا فقط بے قاعدگی ہے۔ بلکہ بے قانونی۔ جو کہ سارے معاملہ کی تہ تک پہونچکر مقدمہ کو بگاڑ دیتی ہے۔ چونکہ فرد جرم کی کاروائی ہی خلاف قانون ہے۔ آنریبل جج اپیل کو اس بنا پر نا منظور کر سکتے ہیں کہ ابتدائی کاروائی مقدمہ ہی خلاف قانون تھی۔ وکیل نے اس پر تقریر ختم کی۔ کہ مقدمہ شک سے خالی نہیں۔ اور شک کی حالت میں رعایت ہمیشہ ملزموں سے ہوتی ہے۔ عورت جانتی تھی کہ اسلام قبول کرنے سے اسکا نکاح اول باطل ہو جائیگا۔

مسٹر جسٹس مارٹینو۔ قانون کی لاعلمی کوئی عذر نہیں ہو سکتا

وکیل نے کہا۔ کہ شک قانون کے استعمال کی نسبت ہے

عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا۔

اپیل منظور عورت کو سزا

سشن جج نے ملزموں کو تین وجوہات کی بنا پر بری کر دیا تھا کہ (۱) دفعہ ۱۹۸ ضابطہ فوجداری کی شرائط کے ماتحت لیجو نے نالش نہیں کی بلکہ پولیس نے۔ پولیس نے بلا وجہ اس کو مقدمہ قابل دست اندازی پولیس بنا کر تھانہ میں گرفتار کر کے حوالات میں ڈال دیا (۲) مجسٹریٹ نے زیر دفعات ۲۰۰ و ۲۰۴ ضابطہ فوجداری مدعی کے بیانات نہیں لئے۔ اور نہ ہی سمن یا وارنٹ حاضری ملزموں کے نام جاری کئے اور (۳) (بڑی اور خاص وجہ بریت) کہ حسب شرع محمدی مساۃ اروڑی کا قبول اسلام نکاح سابق کے فسخ ہونے کی دلیل ہوا۔ لہٰذا مساۃ اروڑی کثرت زوجیت کی مجرم نہیں۔

فیصلہ چیفکورٹ

آنریبل ججوں نے سشن جج کے فیصلہ پر غور کرتے ہوئے اپیل منظور کی۔ اور حسب ذیل فیصلہ مندرجہ بالا ہر سہ وجوہات پر بالترتیب تقریظ کرتے ہوئے سنایا (۱) وجہ اول کے متعلق ہم صاف طور پر دیکھتے ہیں۔ کہ مجسٹریٹ نے استغاثہ کو واقعیت مدعی کی عرضی سے پایا۔ ہدایت کہ لیجو نے پولیس کے کہنے پر عرضی لکھوائی۔ بے دلیل ہے۔ ہم قرار دیتے ہیں کہ دفعہ ۱۹۸ ضابطہ فوجداری کے خلاف عمل میں نہیں آیا۔

(۲) فاضل سشن جج نے دوسری وجہ میں غلطی کی ہے کہ مجسٹریٹ نے مدعی کے بیانات لئے بغیر کاروائی شروع کر دی بلکہ برعکس اس کے کاغذات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ آنے پر مجسٹریٹ نے سب سے پہلے مدعی کے بیانات لے۔

(۳) یہ ضروری نہیں تھا کہ مجسٹریٹ زیر دفعات ۲۰۰ و ۲۰۴ ملزموں کے نام سمن یا وارنٹ جاری کرتا۔ کیونکہ ملزم پیشتر ہی سے حاضر تھے۔ مجسٹریٹ کی کاروائی بالکل باقاعدہ تھی۔ اور ہم نوٹ کرتے ہیں کہ اگر سشن جج کے خیال کے مطابق کوئی ایسی بے قاعدگی واقعہ ہوتی تو وہ مجسٹریٹ کی کاروائی میں ہوتی۔ سشن جج کی عدالت کی کاروائی کو بگاڑ نہیں سکتی تھی

(۳) تیسری وجہ میں عدالت ماتحت نے مقدمہ پر شرع محمدی استعمال کرنے میں غلطی کی ہے کیونکہ لیجو اور اس کی بیوی مسیحی تھے۔ اور ان کا نکاح حسب مراسم شادی مسیحیاں عمل میں آیا جس میں کہ نکاح سوائے طلاق اور موت کے باطل نہیں ہو سکتا۔ ملزم کا وکیل P. L. R. ۳۳ مدراس صفحہ ۱۳ اور ۳ مدراس H. C. R. ضمیمہ صفحہ ۲ پر زور دیتا ہے۔ لیکن ان مقدموں میں ایک ہندو مسیحی ہوا۔ اس نے مسیحی عورت سے شادی کی۔ اور بعد میں مرتد ہو کر ہندو عورت سے شادی کی۔ اور ہندو سے جو قوم مسیحی ہوتا ہے۔ وہ مسیحیت ترک کرنے اور ہندو ہو جانے سے دوبارہ کثیر الازدواجی کا حق حاصل کرتا ہے موجودہ مقدمہ ان سے مختلف ہے۔ کیونکہ یہ مقدمہ مسیحی عورت (جو کہ نو مسیحی نہیں) کے مسلمان ہونے کا ہے چونکہ قانون کثیر الازدواجی کی اجازت نہیں دیتا لہٰذا ملزم کا نکاح ثانی باطل ہے۔ کیونکہ اس وقت نکاح اول بحال تھا۔

R. L. J. ۱۱ کلکتہ صفحہ ۲۶۴ اور ۹ P. R.

۱۹۰۰ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ جن فریقوں (مرد و عورت) کے درمیان ایک طرف کے مسلمان ہو جانے سے شادی باطل نہیں ہوتی کیونکہ ہندو دھرم میں نکاح ناقابل ابطال ہے۔ یہی اصول یہاں کارآمد ہے کیونکہ نکاح اول میں طرفین مسیحی ہیں۔

نہ ہندو اور نہ ہی مسیحی ہونے کی حالت میں ایک طرف کے تبدیل مذہب سے نکاح باطل ہوتا ہے۔ مسماۃ ارڈی محمدی ہو جانے سے ان پابندیوں سے جو ایجو کے ساتھ اس کو پیوست کرتے ہیں چھوٹ نہیں سکتی۔

لہٰذا ہم قرار دیتے ہیں کہ مسماۃ ارڈی کے مسلمان ہو جانے سے اس کی شادی ایجو کے ساتھ باطل نہیں ہوتی اور فضل دین کے ساتھ شادی کرنے میں اس نے زیر دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند جرم کیا ہے۔ ہم اپیل منظور کرتے اور مسماۃ ارڈی کو دفعہ مذکور کا مجرم پاکر تین ماہ قید محض کی سزا کا حکم دیتے ہیں۔"

مسیحی برادری سے اپیل

ہم عرصہ سے دیکھ کر حیرت زدہ ہو رہے تھے کہ جب مسیحی منکوحہ مستورات کسی ناراضگی یا محض بدنیتی کی وجہ سے شوہروں سے قطع تعلق کرنا چاہتی ہیں تو مسلمان ہو جاتی اور محمدیوں سے عقد ثانی کر لیتی ہیں۔ خاوند بیچارے جب عدالت میں جاتے ہیں تو وہاں سے بھی فیصلہ ہوتا ہے کہ عورت کے مسلمان ہونے سے اس کا نکاح اول باطل ہو گیا جس سے نہ فقط خاوند کو نقصان مسیحی مذہب کی ہتک اور مسیحی قوم کی سخت بے عزتی ہی ہوتی ہے۔ بلکہ اس خرابی کو اور بھی زیادہ تقویت ملتی ہے۔ اور آئے دن کئی مسیحی عورتیں ادھر خاوندوں سے لڑیں اور ادھر جا کر تبدیل مذہب کا بہانہ بنا کر غیروں کے گھر جا بیٹھیں اور خاوند بیچاروں کا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ تو وہ طرح طرح کی مصائب و رنج و تعب کے زیر بار ہوتے ہیں۔ تمام مسیحی قوم کو چیفکورٹ کے مندرجہ بالا صدر اقتباس سے اس فیصلہ کے لئے مشکور ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارے ایک [illegible] زندگی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا ہے ہر ایک مسیحی اس فیصلہ کی نقل محفوظ رکھیں۔ تاکہ جب کبھی اور جہاں کہیں یہ خرابی پیدا ہو اس سے فائدہ اٹھا کر مسیحی حقوق کی حفاظت کی جا سکے۔

لیکن حیرت کی بھی ہمارے حال پر سخت حیرت ہوتی ہے کہ ہم بالکل خواب خرگوش کے گہرے مزے لے رہے ہیں اور ہمارے اردگرد تمام ہمسایہ اقوام اپنے حقوق اور بہتری و ترقی کے حصول و حفاظت کے لئے سر توڑ جدوجہد کر رہی ہیں۔ اگر چیفکورٹ اس خرابی کو دور نہ کرتی تو ہم نے کہاں ہاتھ پاؤں ہلانے تھے۔ ادھر گذارش ضلع جہلم سے خبر آتی ہے کہ گرو گرنتھ صاحب کو مسلمانوں نے جلا دیا تو سکھ گورنمنٹ تک پہونچتے ہیں۔ ادھر کانپور کی مسجد کے صحن کا ایک معمولی حصہ میونسپلٹی لینا چاہتی ہے۔ تو برقی رو کی طرح مشرق سے مغرب تک تمام مسلمانوں میں جوش اٹھ آتا ہے۔ کوئی یہ کرے اور کوئی وہ۔ مگر ہم قسمت پر توکل کر کے سب کچھ آنکھوں کے سامنے گذرتا دیکھتے ہیں اور پھر بھی کچھ حرکت نہیں ہوتی ؎

یہی خصائل یہی طبیعت رہی۔ تو قسمت یہی رہیگی
زمانہ بدلیگا بھی تو پھر کیا ہماری حالت یہی رہیگی

ایک اور خرابی جو مسیحی قوم کو تباہ کئے جاتی ہے وہ نو مسیحیوں کی سابقہ شادیوں اور طلاق کی سخت مشکل پیچیدگی ہے ایک مسلمان مسیحی ہو جاتا ہے تو وہ موجودہ قانون کے مطابق اپنی سابقہ بیوی کو گھر میں بسنے پر مجبور نہیں کر سکتا حالانکہ وہ دوسری شادی محمدیوں میں کر سکتی ہے۔ مگر خاوند کوئی چارہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی موجودہ قانون کے مطابق دو بیویوں والے مسلمان یا ہندو کے لئے کوئی تسلی بخش چارہ ہے۔ کیونکہ مسلمان دونوں بیویوں کو اگر وہ مسیحی ہو جاویں ترک نہیں کر سکتا اور ہندو اگر وہ مسیحی ہی رہیں تو ان کے نکاح کی شرائط سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں سے مسیحی شدہ شخص اگر ایک بیوی کو ساتھ رکھے تو دوسری خرچہ کا دعوے کر سکتی ہے۔ ایسی طرح کی متعدد خرابیاں مسیحی قانون شادی اور طلاق کے بارہ میں ہیں جو قوم کی آئندہ ترقی اور موجودہ خوشحالی کی راہ میں سخت رکاوٹ کا باعث ہیں۔

ہمیں یاد ہے کہ سنہ ۱۹۱۵ء میں مسیحیوں کا ایک وفد لارڈ ہارڈنگ سابق وایسرائے ہند کی خدمت میں اسی غرض سے پیش ہوا۔ مگر افسوس کہ اس وقت مطلب براری نہ ہوئی۔ خدا کے فضل سے ہماری قوم میں پہلے سے بھی بڑھ کر عقلمند اور صاحب حیثیت لیڈر موجود ہیں ہم ان سے بڑے زور کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ موجودہ وایسرائے ہند کی خدمت میں بھی ایک اور ڈیپوٹیشن بھیجکر موجودہ تکالیف کے خلاف فریاد کی آواز بلند کی جائے۔

امید ہے کہ مسٹر موہن لعل صاحب گورداسپوری جیسے مسیحی قانون دان مل کر ایک مسودہ تیار کریں۔ تاکہ تمام سربرآوردہ مشنوں اور کلیسیاؤں سے مشورت کر کے آئندہ ریپریزنٹیٹو کونسل آف مشنز (یعنی تمام مشنوں کے نمائندوں کی مجلس) میں بحث کے لئے پیش کیا جائے۔

اگر قوم نے احباب کچھ توجہ کی۔ تو ہم اس مضمون پر مفصل بحث کرینگے۔ لیکن فی الحال قلم روک کر دیکھتے ہیں کہ کون صاحب پیشقدمی کو تیار ہیں ؎

وہ آج بزم میں پہلے کدھر کو دیکھتے ہیں
ہم اپنے جذبۂ دل کے اثر کو دیکھتے ہیں

خان

ضعیف نظر۔ اگر آپ کی نظر کمزور ہو گئی ہو یا دھند جالا غبار۔ سبل۔ سرخی وغیرہ ہو تو مس سرمہ کا ضرور استعمال فرمائیے آنکھوں کو صاف کر کے بینائی کو نہایت تیز کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) ملنے کا پتہ منیجر فرخ جنتری۔ لودیانہ

برطانیہ کی فتح

(از قلم میر کریم الدین - برق - مجیٹھا - ضلع امرت سر)

جنگ میں برطانیہ کا بول بالا ہوگیا
جرمنی کے منہہ کو دیکھو فق کالا ہوگیا
وہ جو تھا دریائے غفلت خشک نالا ہوگیا۔
ڈاکٹر ولسن کی طاقت سے اُجالا ہوگیا۔
آپ آئے صلح کی اقرار لینے پر تین
تخت تو تا قیصری کا غم سے پامال ہوگیا۔
فاک جنرل کی ذکاوت ہوگئی ہر کامیاب
تار ہیڈ نبرگ بھی مکڑی کا جالا ہوگیا
اُٹھ رہا ہے سامنے وہ سازباز جرمنی
بم کا گولہ دیکھو لو روئی کا گالا ہوگیا
کیسے اور پیرس کو بڑھنا ہوگیا خواب گیاں
مُردنی او رتیستی کا سارا اجالا ہوگیا۔
ٹرکی اور بلغاریہ بھی گر گئے اک آن میں
آسٹریا اور ہنگری زیر و بالا ہوگیا۔
ہے بغاوت اب بھی قیصر کی مٹی ہے پلید
رہ گیا ہالنڈ کو مجنوں دوالا ہوگیا
برق ہے یہ فتح حق کی محض فضل ایزدی۔
اس خوشی میں ہند بھی گلزار ولالہ ہوگیا۔

ضرورت ہے

مشن ہائی سکول راولپنڈی کے پرائمری حصہ کے لئے ایک بائیبل ٹیچر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان درخواستیں اپنے افسران کی معرفت ارسال کریں۔ تنخواہ حسب لیاقت اور تجربہ دیجاوے گی۔ المشتہر

بی ہیوئیل۔ بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول راولپنڈی۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرف تحسین کا خاتمہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے جس بورڈ نے ابتدائی تعلیم کی اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۸ء سے صف اول پرائمری کی تین جماعتیں ایک انگریز لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام کلی ہوگیا ہے۔ شرح خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم معہ فیس جماعت ہائے انگریزی فی طالب علم ۲/۱ سرکاری شرح متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ حصہ ان کے طالب علم بغرض حصول تعلیم سٹی مشن سکول میں داخل ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں رکشا کر کونل وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں۔ کرکونل فی عدد ۵ سے ۸ تک جن رکشا ۱۰ سے ۱۵ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہے جس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور۔

ایڈیٹر باغ جہل مسز کیلب

چندہ سالانہ ۸ آنہ ۲۵ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۶ آنہ فی کاپی۔ المشتہر

الحے الیور ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اُردو و پنجابی زبانوں میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب بھی بائبل سوسائٹی اینڈ عام مسیحی سائنس کیطرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو منیجر پادری ای الیور ویری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں آمد و الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں مسیحی انڈین کے مضامین اور مشن سکولوں کے شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ آنہ سے لیکر ۳ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور دسوا یلی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں۔

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۲/۸ عہ
ہندوستان پنجاب سے معہ " ۳ ے
غیر ممالک سے " " " ۳/۱۲ ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ¼ حصہ	۸/ ے	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عـہ
نصف کالم	لعہ	عـہ	صعہ
پورا کالم	عـہ	صعہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	ماصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ آنہ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائیکی برادرز چھپا۔